Anwar al-Sirah: International Research Journal for the Study of the Prophet Muhammad (PBUH)'s Biography
ISSN: 3006-7766 (online)and 3006-7758 (print)
Open Access: https://journals.iub.edu.pk/index.php/anwaralsirah/index
Published by: Seerat Chair, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

جنگلات کی حفاظت اور اس کی ترغیب: تعلیماتِ نبوی ﷺ کا اختصاصی مطالعہ

Conservation of Forests and Its Promotion: A Special Study of the Teachings of Prophet Muhammad (ﷺ)

Hafiza Sadia Chishti
PhD Scholar, Green International University, Lahore

Dr. Shams ul Arfeen*
PhD, University of Gujrat Email: dr.arifeenwarriach.official@gmail.com

Muhammad Badee UL Zaman Bhatti
PhD Scholar, Green International University, Lahore

Abstract
Forests are an invaluable gift of nature that covers one-fourth of the total land area of the world. Planting trees is important because the nature has given trees a role in reducing air pollution. In general, the average temperature in the forests is from 4 to 10 degrees and the minimum temperature is from minus 6 to minus 10 degrees Celsius. In forests, it rains more than other parts of the earth, so just by planting a tree. Biodiversity also increases. The effects of forests are that they cause climate change, clean the air, and release oxygen, which is a source of respiration for living organisms on earth. Forests are important not only for humans but also for the survival of birds and animals. The act of planting forests has been called charity by the Messenger of Allah. On the authority of Jabir, the Messenger of Allah said: When a Muslim grows something and someone eats from it, it is a charity for him. If someone takes it from him, it is a charity. If one of them falls short, it is a charity for a Muslim. Jabir narrates that I heard the Messenger of Allah saying, "When a Muslim grows a tree or a crop that is eaten by animals, birds or other animals, then Allah will reward him for that." And attention has been drawn to its safety.

Keywords: Seerat ul Nabi, Forests, Polloution, Enviornment, Natural Resources

تعارف:

جنگل کے معنیٰ ہیں درختوں کی کثرت کا مقام، درختوں کی افراط، صحرا، میدان، جھاڑی، ریگستان، بنجر اور ویران جگہ، چراگاہ۔[1] جنگلات کی ماحولیاتی اہمیت مسلمہ ہے اور انسانی معاشرہ کی بقا کا تصور ان کے بغیر ناممکن ہے۔ جنگل دنیا میں تقریباً ہر جگہ پائے جاتے ہیں اور یہ ماحولیاتی اہمیت کے سبب نہایت قدر سے دیکھے جاتے ہیں۔ جنگلات کی موجودگی کسی ملک کے ماحول، شہری ترقی اور انسانوں کو مختلف جہات سے توانائی فراہم کرتی ہے۔ جنگلات کے اوّلین فوائد میں آکسیجن کا پیدا کرنا جو سانس لینے کے لیے ضروری ہے، سیلاب سے بچاؤ کا سبب بنتے ہیں۔ اللہ ربّ العزت نے بھی اُخروی زندگی میں انعام کے طور پر جنّت یعنی باغات کی بشارت دی ہے۔ انسانی آبادی کے بڑھنے کی وجہ سے جنگلات کا کٹاؤ جاری ہے اور اسی وجہ سے حیاتیاتی تنوّع کو شدید خطرات لاحق ہیں۔ ہماری معیشت پانی اور درختوں کی کمی وجہ سے مشکلات سے دوچار ہے۔ جانوروں کی کئی اقسام کو اپنی بقا اور زندگی کے لیے جنگل کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ مسلمان نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق عمل کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں اگر مسلمان جنگلات سے دنیا کو آباد کرنے کو اپنا مذہبی فریضہ سمجھیں تو خاطر خواہ مثبت تبدیلیاں

---

* Email of corresponding author: dr.arifeenwarriach.official@gmail.com

رونما ہو سکتی ہیں اور نافذ کرنے والے کی انسانیت مشکور ہو گی اس ریویو پیپر میں توسیع، جنگلاتی رقبہ اور ان کی مناسب حفاظت کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے اور اسے صدقہ جاریہ کہا گیا ہے اسلام درخت لگانے کی ترغیب دیتا ہے اور اسے لگانے والے کے لیے صدقہ جاریہ کہتا ہے درخت زمین کی خوبصورتی اور زندگی ہیں۔ مناسب رقبہ پر جنگلات آب وہوا کو معتدل رکھنے میں معاون ہیں اس ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے لوگوں کو جنگلات میں ڈھکے ہوئے رقبے کو بڑھانا چاہیے۔اس آرٹیکل میں ہم نے اسلام کی ان تعلیمات اور ہدایات کو سامنے لانے کی کوشش کی ہے جن کے ذریعے ہم مسلمانوں کو اس سلسلے میں اپنا مذہبی فریضہ ادا کرنے کی ترغیب دے سکتے ہیں۔

جنگلات کی اہمیت:

انسانی زندگی میں جنگلات کی اہمیت کا کوئی نعم البدل نہیں کیونکہ جنگلات ماحول کو صاف ستھرا بنانے میں انتہائی اہم ہیں۔ایک ایسا قطعہ ارض جس پر قدرتی طور پر پیڑ پودے اُگ آئیں اور جنگلی جانور ایسی جگہ کو اپنا مسکن بنالیں تو ایسے ماحول کو جنگل کہتے ہیں۔بنیادی طور پر ایسے ماحول کو انسان شعوری طور پر معرض وجود میں لانے کی کوشش نہیں کرتا۔جنگلات کو قدرتی وسائل کا بہت بڑا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔سطح زمین کا تقریباً ایک فیصد جنگلات پر مشتمل ہے جس کا وجود بنی آدم کی بقا کے لیے انتہائی اہم ہے۔جنگلات ان گنت فوائد کے حامل ہیں جن کے حصول کے لیے جنگلات کے تحفّظ کو یقینی بنانا وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔درخت اور پیڑ پودے بے شمار فوائد کے حامل ہیں،جنگلوں سے حاصل ہونے والے ہزاروں قسم کے پودے اور سینکڑوں جڑی بوٹیاں شعبہ طب میں مختلف امراض کے علاج میں اکسیر کی حیثیت رکھتی ہیں۔درخت آکسیجن کی کمی کو پورا کرتے ہوئے ہر جاندار کو زندگی بخشتے ہیں بارشوں کا سبب بنتے ہیں اور سیلابوں کو روکتے ہیں۔ایک بڑا درخت 36 بچوں کو آکسیجن مہیا کرتا ہے جب کہ دس بڑے درخت ایک ٹن ایئر کنڈیشنر جتنی ٹھنڈک پیدا کرتے ہیں۔اور ساتھ ہی فضائی آلودگی اور شور کم کرنے میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں، آپ ﷺ نے آج سے 1400 سال پہلے جب نا تو گاڑیوں کا وجود تھا نا دیوہیکل کارخانے وجود میں آئے تھے نا جنگلات فنا ہو رہے تھے اور نہ ہی دریا زہر اُگل رہا تھا،اس وقت آپ ﷺ نے ماحول کو پاک وصاف رکھنے اور فضا کو آلودگی سے محفوظ کرنے کی تعلیم وتلقین،اصولی ہدایات اور عملی اقدامات تینوں طرح سے ماحول کی پاکیزگی کو یقینی بنایا تاکہ انسان خود بھی ماحول کی پاکیزگی سے لطف اندوز ہو سکے اور دوسرے جانداروں کو بھی راحت پہنچا سکے۔[2] قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے جنت یعنی باغوں کا ذکر کیا ہے جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں مطلب باغات انسانوں کے لیے نہایت اہم ہیں۔اور سیرت النبی ﷺ بھی اس باب میں ہدایات سے خالی نہیں ہے جس کی رو سے جنگ کے دوران بھی درختوں کو کاٹنے سے منع فرمایا گیا ہے۔خوراک اور صحت کے لیے درخت بہت اہمیت کے حامل ہیں۔درختوں کی موجودگی ماحول کو تازہ اور صاف ستھرا کرتی ہے اور وہ ٹھنڈا اور سکون بخش سایہ فراہم کرتے ہیں۔[3] سائنسی تحقیقات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ سرسبز اشجار اور پودوں کو دیکھنے سے نظر تیز اور دماغ تروتازہ ہوتا ہے اور یہ انسان کی صحت کے لیے فرحت بخش ہیں، قرآن کریم کی مختلف آیات میں سرسبز اشجار اور نباتات کا ذکر ایک ساتھ آیا ہے۔ارشادِ الٰہی ہے:

وَ هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً‌ۚ-فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَیْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا۔[4]

"اور وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا اور پھر ہم نے اس کے ذریعے ہر اگنے والی چیز نکالی، تو ہم نے اس سے سرسبز کھیتی نکالی"[5]

قرآن کریم میں مختلف حوالے سے شجر (درخت) کا ذکر آیا ہے ایک جگہ اللہ کریم نے اپنی رحمت قرار دیتے ہوئے اس کا ذکر اس طرح کیا ہے:

هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّ مِنْهُ شَجَرٌ فِیْهِ تُسِیْمُوْنَ۔ یُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَ الزَّیْتُوْنَ وَ النَّخِیْلَ وَ الْاَعْنَابَ وَ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ-اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ۔[6]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے اتارا اسمان سے پانی تمہارے لیے اس میں سے کچھ پینے کے کام اتاہے اور اس سے سبزہ اگتا ہے جس میں تم مویشی چراتے ہو اگاتا ہے تمہارے لیے اس کے ذریعے طرح طرح کے کھیت اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ان کے علاوہ ہر قسم کے پھل یقیناً ان تمام چیزوں میں قدرت الٰہی کے نشانی ہے اس قوم کے لیے جو غور و فکر کرتی ہے۔[7]

ان آیات میں درختوں کو چوپائیوں کی غذا اور انسانوں کی ضرورت بتایا ہے اس کے علاوہ قرآنِ کریم میں شجر کا اور حوالوں سے بھی ذکر کیا گیا ہے۔

جنگلات کی حفاظت پر تعلیماتِ نبویہ ﷺ:

مذہب اسلام نے ہمیں درختوں اور پودوں کو لگانے اور انکی حفاظت کا حکم دیا ہے اور بلاضرورت کاٹنے اور جلانے اور کسی بھی جہت سے ان کو نقصان پہنچانے سے منع کیا ہے۔ارشادِ الٰہی ہے:

" وَ اِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَ يُهْلِكَ الْحَرْثَ وَ النَّسْلَ-وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ۔"[8]

ترجمہ: اور جب وہ حاکم بن جاتا تو سر توڑ کوشش کرتا ہے کہ ملک میں فساد برپا کردے اور تباہ کردے کھیتوں کو اور نسلِ انسانی کو، اور اللہ تعالیٰ فساد کو ھرگز پسند نہیں کرتا۔[9]

علامہ حافظ ابنِ کثیر شافعی اس آیت کریمہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"فهذالمنافق ليس له همة الاالفساد فی الارض، وهو محل نماء الذروع والثمار النسل، وهو نتاج الحيوانات الذين لاقوام للناس الا بهما۔ وقال مجاهد: اذا سعٰی فی الارض فسادا، منع اللی القطر، فهلک الحرث والنسل۔(والله لا يحبّ الفساد) ای: لا يحبّ من هذه صفته ولا من يصدر منه ذالک"[10]

یعنی ان منافقین و مفسدین کا کام فساد فی الارض اور کھیتوں کو تباہ و برباد کرنے کے سوا اور کچھ نہیں یہ کھیت کھلیان، بیج اور پھل کی نشو نما اور ان کی ترقی کا محل ہے حیوانات کو غذا یہیں سے حاصل ہوتی ہے اور انسان کی بقا انہی چیزوں پر موقوف ہے۔ حضرت امام مجاہد کا قول ہے کہ جب یہ منافق لوگ زمین میں فساد برپا کرکے کھیتوں اور فصلوں کو نقصان پہنچاتے ہیں تو اللہ رب العزّت بارانِ رحمت کو روک لیتا ہے جس سے باغات اور نسلیں ہلاک اور تباہ ہونے لگتی ہیں اور جو لوگ ان اوصاف سے مشہور ہوں اور ان سے یہ شر اور فساد ظاہر ہو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پسند نہیں فرماتا۔

احادیث نبویہ ﷺ میں شجرکاری کے حوالے سے صریح ہدایات ملتی ہیں۔ درخت کی افادیت کے پیشِ نظر آپ ﷺ نے ایسے درخت وغیرہ جس سے لوگوں کو فائدہ پہنچتا ہے کاٹنے یا برباد کرنے سے سختی سے منع فرمایا ہے۔ نبی ﷺ نے حالتِ جنگ میں بھی قطع شجر کو ممنوع قرار دیا ہے پس رسول اللہ ﷺ کی سیرت یہ تھی کہ جنگوں میں بھی باغات کی تباہی سے اجتناب کیا جائے اور مجاہدین کو انہیں تباہ کرنے سے روکا جاے اور زیادہ سے زیادہ شجر کاری کی جائے اور آپ ﷺ انسانیت کے لیے نفع بخش کاموں کی سب سے زیادہ ترغیب دلانے والے تھے اور پاکیزہ ماحول کو نقصان پہنچانے کے سخت خلاف تھے۔ زمانہ جنگ میں آپ ﷺ ک اپنے سپاہیوں کو زبانی اور عملی دونوں طرح سے حکم ہوتا تھا بالخصوص اپنی غیر موجودگی میں سخت حکم ہوتا تھا کہ درختوں کو نا جلائیں، انہیں پانی سے تباہ نا کریں، درختوں کو نا کاٹیں اور کھیتوں کو نا جلائیں۔ ایک روایت میں امام جعفر صادق سے مروی ہے:

ان النبی کان اذا بعث اميراً لهُ علی سريه امره بتقوی الله عزوجل خاصه نفسه ثم فی اصحابه عامه ثم يقول اغز بسم الله وفی سبيل الله قاتلوا من كفر بالله ولا تغدرو ولا تغلوا وتمثلوا ولا تقتلوا وليدا ولا متبتلا فی شاهق ولا تحرقو النخل ولا تغرقوه بالماء ولا تقطعوا شجرةً مثمرةً ولا تحرقوا زرعًا لانكم لا تدرون لعلكم تحتاجون اليه ولا تعقروا من النهائم مما يؤكل لحمهُ الّا ما لا بُدّ لكم من اكله۔

ترجمہ: نبی کریم ﷺ جب کسی کو لشکر کا امیر بناتے تو ان کو بطورِ خاص اور باقی نصحابہ کو بطورِ عام تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیتے، پھر فرماتے تھے: اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کی راہ میں جنگ کرو جو اللہ کا انکار کرے اس سے قتال کرو، دھوکہ نا دو اور کسی بچے کو قتل نا کرو، اور درختوں کو آگ نا لگاؤ انہیں پانی میں غرق نا کرو اور کسی پھلدار درخت کو نا کاٹو اور کھیتوں کو آگ نا لگاؤ اور کیونکہ تم نہیں جانتے کہ شاید خود تمہیں ان کی ضرورت پڑے اور جانوروں کو نہ مارو کہ جن کا گوشت کھایا جاتا ہے مگر یہ کہ تمہیں غذائی ضرورت پیش آئے۔[11]

ابنِ خلدون لکھتے ہیں:

"ولا تقطعوا الشجرۃ"[12] سے مراد ہر نوع اور ہر قسم کے درختوں کو تراشنے سے منع کرنا ہے جس سے شجر کاری کی اہمیت واضح ہوتی ہے اور اسلام میں شجر کاری کی قدر و منزلت کا اندازہ اس بات سے بخوبی ہو جاتا ہے کہ جنگ و جدل میں بھی اشجار کی حفاظت کو یقینی بنانے کے اسلامی قواعد و ضوابط پائے جاتے ہیں اور یہ قواعد دنیا بھر کے ممالک کے لیے درسِ عمل کی حیثیت رکھتے ہیں جنگ و محاربہ میں بھی درختوں کو کاٹنے کی ممانعت اس لئے ہے کہ شجر کاری کرنا ہر علاقہ اور ہر ملک کی بنیادی ضرورت اور سرمایہ ہے علاقہ کے خوبصورتی، آکسیجن کے اخراج، کاربن ڈائی کے انجذاب، درجہ حرارت میں توازن کے علاوہ درختوں اور نباتات سے کسی بھی ملک و قوم کے بہت سے معاشی و غذائی فوائد جڑے ہوتے ہیں۔[13]

اسی وجہ سے کہ مسلمانوں نے اپنے دورِ اقتدار میں چمن بندی اور شجر کاری میں بہت دلچسپی دکھائی ہے اور اِسے علوم و فنون کی شکل دے کر دنیا میں خوب فروغ دیا ہے بعض احادیث میں پھل دار درخت کو کاٹنا سخت جرم قرار دیا ہے۔ ناحق کسی کو تکلیف پہنچانے کے لیے یا ایک فائدے کی چیز کو ختم کرنا ویسے بھی گناہ کا کام ہے۔

زندہ قومیں اپنے مشاہیر سے وابستہ درختوں کو یوں بھی محفوظ کرتی ہیں۔ جس درخت کے نیچے بیٹھے سائنس دان نیوٹن کے اوپر سیب گرا تھا جس کے مشاہدے سے اس نے کشش ثقل کا اصول دریافت کیا تھا۔ مرورِ زمانہ سے وہ درخت سوکھ گیا لیکن کیمبرج یونیوسٹی نے وہاں ایک نیا درخت لگا کر نشانی کے طور پر محفوظ کر لیا۔[14] موطا امام مالک کی حدیث ہے:

عن يحيى بن سعيد، ان ابا بكر الصديق بعث جيوشاً، فخرج يمشي مع يزيد بن ابى سفيان وقال: اني مو صيك بعشر،لا تقتلن لا امراة ولا صبيا ولا كبيرا هرما، ولا تقطعن شجرا مثمرا، ولا تخربن عامرا، ولا تعرقن شاة ولا بعيرا الا لما كله ولا تحرقن نخلا ولا تفرقنه،ولا تغلل ولا تجبن"[15]

ترجمہ: حضرت یحیٰی بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسلامی لشکر کو جنگ کے لیے ملک شام بھیجتے وقت کہا: میں تم لوگوں کو دس چیزوں کی وصیت کرتا ہوں: 1۔ کسی بچے کو قتل نہ کرنا 2. عورت کو قتل نہ کرنا 3. کسے بوڑھے کو قتل نہ کرنا 4. پھل دار درخت کو نہیں کاٹنا 5. آباد شدہ مکان کو برباد مت کرنا 6. بکری اور اونٹ کے پیروں کو نہیں کاٹنا ہاں کھانے کے لیے ذبح کر سکتے ہو 7. کھجور کے درختوں کو پانی میں نہ ڈبونا 8. اور نہ ان کو جلانا 9. امانت میں خیانت نہ کرنا 10. میدان جنگ میں بزدلی نہ کرنا۔

مذکورہ بالا روایت سے ظاہر ہے کہ اسلام جنگ کی حالت میں بھی درختوں کی حفاظت کرنے کا اور کاٹنے سے منع کرنے کا حکم دیتا ہے اور جب جنگ کے دوران یہ احتیاط برتنے کا حکم ہے تو عام حالتوں میں کس قدر ان کی حفاظت کا حکم ہو گا؟

جنگلات کی ترغیب پر تعلیماتِ نبویہ ﷺ:

یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ دنیا کے اندر تمام ذی روح اشیاء کی زندگی کا دارومدار اور تحفظ و بقا کا ضامن صاف ستھرا ماحول اور صحت بخش آب و ہوا پر ہوتا ہے جس کے لیے روئے زمین پر سرسبز و شاداب پودوں اور درختوں کا ہونا بہت ضروری ہے آج دنیا کے سارے دانشور مفکر فلسفی اور ماہرین ماحولیاتی آلودگی

پر قابو پانے کے لیے شجر کاری کی اہمیت پر افادیت پر زور دے رہے ہیں مگر اسلام نے 1400 سال قبل اس کی اہمیت وافادیت کو اجاگر ہی نہیں کیا بلکہ درختوں اور سرسبز وشاداب کھیتوں اور میدانوں کی حفاظت وبقا کی عملی ترغیب بھی دی ہے۔ اللہ تعالی نے درختوں کو زمین کی زینت قرار دیا ہے پھر کیوں کر ان کے ناحق کاٹنے کی اجازت ہو سکتی ہے۔

" اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا۔"[16]

ترجمہ: بے شک ہم نے بنایا ان چیزوں کو جو زمین پر ہیں اس کے لیے باعثِ زینت و آرائش، تاکہ ہم انہیں آزمائیں کہ ان میں سے کون عمل کے لحاظ سے بہتر ہے۔[17]

اس تناظر میں درختوں کی حفاظت اور اس کی ترغیب کی علت یوں ہے درختوں اور پودوں کا نظام آسمان سے پانی برسنے کا سبب بنتا ہے اس سے کائنات کا قدرتی حسن دوبالا ہوتا ہے درخت جانداروں کو آکسیجن فراہم کرتے ہیں ان سے ہواؤں کی رفتار میں اعتدال پیدا ہوتا ہے درجہ حرارت میں تخفیف ہوتی ہے اور وہ فضائی آلودگی کا سبب بننے والے ہر طرح کے جراثیم کو اپنے اندر جذب کر لیتے ہیں۔ شجر کاری ایک مبارک اور مسعود عمل ہے جس کا فائدہ انفرادی بھی ہے اور اجتماعی بھی۔ حدیثِ پاک میں اس عمل کو موجبِ اجر و ثواب اور "صدقہ جاریہ" کہا گیا ہے۔

کُتبِ تواریخ وسِیر میں لکھا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کھیتی باڑی کا کام کرتے تھے اسی طرح باقی انبیاء علیہم السلام کا مشغلہ بھی زراعت تھا۔

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف صحیح البخاری میں اپنی سندوں کے ساتھ یہ حدیث نقل فرماتے ہیں:

"عن جابر قال:قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ما من مسلم يغرس غرسا الا كان ما اكل منه له صدقه وما سرق منه له صدقه وما اكل السبع منه له صدقه وما اكلت الطير منه فهو له صدقه ولا يرزؤه احد الا كان له صدقه"[18]

ترجمہ: جو مسلمان کوئی پودا لگائے اور پودے سے اگنے والے اناج یا پھل اس سے انسان بہائم اور پرندے کچھ کھالیں یا وہ چوری ہو جائے تو پودا لگانے والے کے حق میں یہ صدقہ ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث مبارکہ کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

" لا يغرس مسلم غرسا ولا يزرع زرعا فياكل منه انسان ولا دابه ولا شيء الا كانت له صدقه وفي روايه الا كان له صدقه الى يوم القيامه في هذه الاحاديث فضيله الغرس وفضيله الزرع وان اجر فاعلي ذلك مستمر ما دام الغراس والزرع وما تولد منه الى يوم القيامه"[19]

ثابت ہوا کہ درخت لگانے کی فضیلت واہمیت بہت زیادہ ہے اور باغبانی کا ثواب قیامت تک کے لیے جاری رہنے والا ہے۔ اور مسلم شریف کی حدیث میں ہے:

"ما من مسلم يغرس غرسا فياكل منه طيرا او انسان او بهيمه الا كانت له صدقه"[20]

ترجمہ: جو مسلمان کوئی درخت لگائے یا کھیتی کرے اور اس سے کوئی پرندہ، انسان یا جانور کھائے تو اس کے لیے یہ صدقہ ہے۔

ترمذی شریف کی حدیث ہے:

حدثنا قتيبه، حدثنا ابو عوانه ،عن قتاده، عن انس، عن النبي صلى الله عليه واله وسلم قال: ما من مسلم يغرس غرسا او يزرع زرعا فياكل منه انسان او طير او بهيمه الا كانت له صدقه۔[21]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان کوئی درخت لگائے یا فصل بوئے اور اس میں سے انسان، پرند یا چرند کچھ کھالے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔

درج بالا احادیث مبارکہ سے شجر کاری یعنی پودے اور درخت لگانے کی فضیلت بخوبی ظاہر ہوتی ہے اور یہ کہ شجر کاری کا عمل صدقہ کے برابر ہے انسان کو جو اجر و ثواب صدقہ و خیرات کرنے پر ملے گا وہی اجر و ثواب درخت اور پودے لگانے پر بھی ملے گا اور محض صدقہ ہی نہیں بلکہ "صدقہ جاریہ" کا ثواب ملے گا اور قیامت تک درخت لگانے والے کہ نامہ اعمال میں نیکیاں لکھی جاتی رہیں گی۔

جیسا کہ بخاری شریف کی درج ذیل حدیث اس پر دلالت کرتی ہے:

"دخل النبي صلى الله عليه وسلم على ام معبد فقال: يا ام معبد من غرس هذا النخل؟ امسلم ام كافر؟ فقالت بل مسلم، قال فلا يغرس المسلم غرسا فياكل منه انسان ولا دابه ولا طير الا كان له صدقه الى يوم القيامه۔"[22]

ترجمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ام معبد کے پاس تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا کہ اے معبد؟ کھجور کا یہ درخت کس نے لگایا ہے؟ مسلم نے یا کافر نے؟ حضرت ام معبد کہتی ہیں کہ یہ درخت مسلم نے لگایا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلم کوئی درخت یا پودا لگائے تو انسان جانور یا پرندے اس میں سے کچھ کھائے تو یہ پودا لگانے والے کے حق میں قیامت تک کے لیے صدقہ جاریہ ہے۔

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شجر کاری کا شوق دلاتے ہوئے فرمایا:

"من نصب شجرةً فصبرَ علٰى حفظها والقيامِ عليها حتى تُثمرَ فانَّ لَهُ في كلِّ شيءٍ يصابُ من ثَمرِهَا صدقةٌ عند الله عزوجلّ۔"[23]

ترجمہ: جو کوئی درخت لگائے پھر اس کی حفاظت اور نگرانی کرتا رہے یہاں تک کہ وہ درخت پھل دینے لگے اب اس درخت کا جو کچھ نقصان ہو گا وہ اس کے لیے اللہ تعالی کے یہاں صدقہ کا سبب ہو گا۔

ایک اور موقع پر اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کاشتکاری اور بنجر اور بے استعمال زمین کو کاشت کے لیے استعمال کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا۔

"جس کے پاس زمین ہو اسے اس زمین میں کاشتکاری کرنی چاہیے، اگر وہ خود کاشت نہ کر سکتا ہو تو اپنے کسی مسلمان بھائی کو دے اکہ وہ کاشت کرے"[24] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انہی ترغیبات کا نتیجہ تھا کہ صحابہ کرام شجر کاری کا خاص اہتمام کیا کرتے تھے۔

"امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالی نے حضرت ابو درداء سے نقل کیا ہے کہ صحابہ کرام صدقہ کی نیت سے درخت لگانے کا خاص اہتمام کرتے تھے"[25]

چنانچہ شجر کاری اور کاشت کے انہی فوائد کے پیش نظر اسلام نے افتادہ سرکاری زمین کے بارے میں یہ اصول مقرر کیا ہے کہ جو شخص بھی اس میں کاشت کرنا چاہے حکومت کی اجازت سے کر سکتا ہے اگر کوئی شخص ایسے اراضی قبضہ لے کر پھر اسے آباد کرنا چھوڑ دے تو زمین اس سے لے کر دوسرے کے حوالے کر دی جائے گی تاکہ وہ اس میں کھیتی کریں۔[26]

فضائی آلودگی کو ختم کرنے میں درختوں اور جنگلات کا اہم کردار ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درختوں کو لگانے کی ترغیب پر زور دیا۔ چنانچہ مسند احمد کی روایت میں ہے:

"عن انس بن مالک قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ان قامت علٰى احدكم القيامة وفى يده فسيلة فليغرسها"[27]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی پر قیامت آجائے اور اس کے ہاتھ میں پودا ہو تو اسے چاہیے کہ گاڑ دے۔

یہ حدیثِ مبارکہ درخت لگانے کا شوق دلانے کے لیے بہترین مثال ہے کہ قیامت کا وقت بھی آجائے اور تمہارے ہاتھ میں درخت کی شاخ ہو اور تم اس کی شجرکاری کر سکتے ہو تو اس کی شجرکاری ضرور کریں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ مومن زندگی کی کوئی امید نہ بھی دیکھے تب بھی اسے فطرت کی حفاظت کرنی چاہیے کیونکہ اپنی ذات میں نیچر ایک حسن ہے اگرچہ کسی انسان کو اس سے فائدہ نہ بھی ملتا ہو۔

اسلام میں اُفتادہ زمین کی آبادکاری اور کھیتوں کو کاشت کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور مسلمانوں کو بار بار تاکید کی گئی ہے کہ وہ باغبانی کے اصول وضوابط پر عمل پیرا ہوں۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

"من احيا ارضا ميته، فله منها يعني اجرا، وما اكلت العوافي منها، فهو له صدقه"[28]

اس حدیث مبارکہ کا مطلب یہ ہے کہ جس نے کسی بنجر زمین کو زندہ کیا، زندہ کرنے والے کو اس کا اجر ملے گا اور اس سے جو انسان، جانور، چرندو پرند وغیرہ جو کچھ کھائے وہ سب اس کے لیے صدقہ ہے۔

اس تناظر میں مقالہ نگار ابو بکر احمد لکھتے ہیں:

"The governmental authorities have the right, and in this age of increased human impact obligation to take a guiding role in planning the development of the land.[29]

ترجمہ: موجودہ وقت میں جب انسان کے اثرات میں اضافہ ہو چکا ہے حکومتی اداروں کو یہ حق حاصل ہے، ان پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ زمین کی ترقی اور منصوبہ بندی میں اہم کردار ادا کریں۔

رسول اللہ ﷺ فرمان ہے:

"عن سعيد بن زيد، عن النبي صلى الله عليه واله وسلم قال: من احيا ارضا ميته فهي له وليس لعرق ظالم حق"[30]

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کائنات حضرت محمد ﷺ نے فرمایا جو شخص بنجر زمین کو آباد کرے وہ اسی کی ہے اور ظالم کی رگ کا کوئی حق نہیں ہے۔

درج بالا حدیث مبارکہ سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام میں بیکار زمین پڑی رہنے کا نقطہ نظر نہیں ہے اسے آباد ہونا چاہیئے اور جو ایسی زمین آباد کرے وہ اسی کی ہے اور ظالم کی رگ کا حق نہیں سے مراد یہ ہے کہ کوئی ظالم شخص اس کی کاشت کی ہوئی زمین اس سے چھین نہیں سکتا۔

پروفیسر خالد فاروق اکبر کی رائے میں:

"Forest and tree plantations are a great asset for any country and their conservation and expansion is helpful safeguarding economic growth and Food security in the country"[31]

یعنی جنگلات اور درختوں کی کاشت ہر ملک کے لیے ایک قیمتی دولت ہے، اور ان کا تحفظ اور پھیلاؤ ملک کی اقتصادی ترقی اور غذائی تحفظ کے فروغ میں معاون ثابت ہوتا ہے۔

ڈاکٹر فضل کریم کے مطابق اشجار کی تقطیع کا نقصان:

"Plants cover once removed from dry lands does not easily reappear because of harsh climatic conditions

یعنی خشک زمینوں سے نباتات کا صفایا ہونے کے بعد سخت موسمی حالات کی وجہ سے وہ دوبارہ آسانی سے نہیں اگ پاتیں۔

ان تمام دلائل سے درخت لگانے کی ترغیب، درختوں اور پودوں کی حفاظت اور اس پر اجر وثواب کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

مسلم سائنسدان ابنِ بیطار:

باغبانی اور نباتات پر تحقیق کے حوالے سے ابنِ بیطار کا نام بہت اہم ہے وہ اپنے زمانے کے ماہر نباتات تھے، آپ نے دمشق میں شجر کاری کے قواعد وضوابط کو اپنایا اور مختلف قسم کے درختوں کا ایک باغ بنایا۔ آپ اس میں مختلف قسم کے پودے لگاتے اور ان کی دیکھ بھال میں مصروف رہتے۔ آپ نے اشجار و نباتات کی تحقیق کے لیے شمالی افریقہ، مصر، ایشیائے کوچک اور یونانی جنگلات کا کونہ کونہ چھان مارا۔ انہوں نے نباتات اور قدرتی میڈیکل سائنس پر انتہائی اہم اور نفع بخش کام کیا۔ آپ نے پودوں کے خواص کی تحقیق کے لیے دور دراز خطوں اور رقبوں کے سفر کیے۔ ان کی کتاب "جامع الادویہ والاغذیہ" میں نباتات اور حیوانات کے علاج و معالجہ کا تفصیلی تذکرہ کیا گیا ہے، جس سے اہل مغرب نے جدید میڈیکل سائنس کے لیے بہت زیادہ فائدے اُٹھائے ہیں۔[32]

علامہ کاتب چلبی متوفی (1067ء) کی کتاب کشف الظنون میں اس کا تذکرہ ہے:

جامع الادويه والاغذيه المفرده وهو المشهور: (بمفردات ابن بيطار)[33]

ابن بطار کی کتاب "جامع الادویہ والاغذیہ المفردہ" المفردات کے نام سے مشہور ہوئی۔ یہ کتاب نباتات کی طبی خواص کے اعتبار سے انتہائی جامع کتاب ہے۔ یہ شجریاتی و نباتاتی فن کا سب سے اہم، عظیم اور بہترین کارنامہ ہے۔

قرآن باغ:

خیبر پختونخواہ کے ایک مشہور مدرسہ عثمانیہ جس میں قران باغ لگا کر شجر کاری کے اصول کے بارے میں ایک انتہائی قابلِ قدر کوشش کی ہے۔ ضلع نوشہرہ میں واقع جامعہ عثمانیہ نامی مدرسہ میں ایک بے مثل باغ کاشت کیا گیا ہے جس میں قرآن کریم میں ذکر کردہ 21 اقسام کے پودے لگائے گئے ہیں ہر پودے کے ساتھ سٹیل کی تختی پر پودے کا عربی، اردو اور پشتو میں نام لکھا گیا ہے تختی پر پارہ، آیت اور سورۃ نمبر بھی تحریر کیا گیا ہے ان پودوں پر ایم فل کے تحقیقی مقالات لکھوائے گئے ہیں۔ مدرسہ کے طلباء پودوں کی نگرانی کرتے ہیں اس باغ کا مقصد موسمیاتی تبدیلی، فضائی آلودگی کے بارے میں آگاہی، صاف شفاف اور خوشگوار ماحول اور آب وہوا کے ساتھ پودوں کے فوائد کو اجاگر کرنا ہے۔[34] قرآن باغ قرآنی آیات پہ غور وفکر اور باغبانی کے اصول کا قابلِ تقلید نمونہ ہے جو تمام مدارس وجامعات کے لیے مثالی عمل ہے۔ قرآن مجید کی متعدد آیات اور احادیث میں شجر کے لفظ سے شجر کاری کے حقائق، اس کی قدر ومنزلت اور افادیت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

اسلام کا ایک آفاقی اور جامع اصول زمین کو آباد کرنا ہے بنجر زمین کی شجر کاری سے نا صرف خوشگوار فضا میسر ہو گی بلکہ انسان، چرند، پرند اس سے فائدہ حاصل کریں گے اور اس کی چھاؤں سے بھی لطف اندوز ہوں گے اور شجر کاری سے منہ موڑنا ایک اہم اسلامی اُصول سے روگردانی کے مترادف ہے۔

خلاصہ بحث:

درخت پودے وغیرہ یہ اللہ رب العزت کی شانِ ربوبیّت کا مظہر ہیں۔ روئے زمین پر پائے جانے والی مخلوقات ان درختوں کو اپنی ضروریاتِ زندگی کو پورا کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اشجار و نباتات کو اللہ رب العزت نے انسان کے فائدے کے لیے پیدا کیا ہے۔ روئے زمین پر انسان اللہ تعالیٰ کے نائب و خلیفہ کی حیثیت سے ہے لہٰذا زمین اور تمام عواملِ قدرت کے تحفظ کی ذمہ داری بھی انسان پر لاگو ہوتی ہے۔ موجودہ دور میں خوشحالی اور آسائش و آرام کو حاصل کرنے کی غرض سے زمین کی طبعی خوبصورتی کو شقاوتِ قلبی اور انتہائی بے رحمی کے ساتھ بگاڑا جارہا ہے۔ دینِ حق درختوں، پودوں اور باغ وغیرہ کے تحفّظ کا تقاضا کرتا ہے، اس لیے تعلیمات اسلامیہ پر کاربند ہو کر جنگلات کے تحفظ اور ان کے کٹاؤ کے مسائل سے چھٹکارا حاصل کیا جاسکتا ہے۔ جنگلات جو ہر ذی روح کے لیے

ذریعہ حیات اور بقائے حیات ہیں اشجار و نباتات کے تحفّظ کی ترغیب اور ان کی ضرورت و اہمیت قرآن وحدیث سے واضح ہے۔کائنات میں جنگلات و نباتات ہی اللہ تعالی کا ایسا کرشمہ ہیں جو سورج سے آنے والی شعاؤں میں موجود توانائی کو غذا میں بدل دینے کی اہلیت رکھتے ہیں جس کو اللہ رب العزت کی ہر مخلوق استعمال کرتی ہے۔اس زمین کی خشکی کا 40 فیصد حصہ گھاس اور سرسبز درختوں سے مزیّن ہے۔روئے زمین پر پونے تین لاکھ انواع و اقسام کے پودے پائے جاتے ہیں، ان جنگلات سے پیدا ہونے والی آکسیجن کی وجہ سے کرہ ارض پر بسنے والے انسانوں اور جانوروں کی زندگی رواں دواں ہے۔نباتات آکسیجن پیدا کرتے ہیں اور کاربن ڈائی اکسائیڈ جذب کرتے ہیں، جنگلات و نباتات بہت سے حیوانات کا جائے سکونت ہیں، بہت سے پودے اور جڑی بوٹیوں سے ادویات تیار کی جاتی ہیں۔خطہ ارضی کے درجہ حرارت کو جنگلات معتدل رکھتے ہیں۔اسلام نے درخت اور باغات لگانے اور ان کی حفاظت کرنے کی تاکید ہے۔احادیث مبارکہ میں درخت لگانا اور اس کی دیکھ بھال کرنا مسلمانوں کے لیے صدقہ جاریہ ہے۔تعلیمات اسلامیہ پر کاربند ہو کر نباتات کی حفاظت کو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔جدید میڈیکل سائنس میں نباتاتی وسائل کو استعمال کیا گیا ہے۔سائنسی ایجادات اور آرام و آسائش کی سوچ نے قدرتی وسائل کو مسخ کر کے قدرتی توازن کو بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔بنی نوع انسان اپنی سہولیات اور آرام و سکون کے لیے رہائشی کالونیاں، بلند و بالا عمارات، فیکٹریاں وغیرہ بنا رہا ہے، ایکو سسٹم میں ہونے والی تبدیلیوں کی وجہ سے روزانہ 24 گھنٹوں میں پودوں، درختوں، جانوروں، پرندوں اور دوسری جاندار اشیاء کی 150 تا 200 اقسام کا نام ونشان مٹ جاتا ہے۔اسلام میں جنگلات کی حفاظت اور ان کا خیال رکھنے کے بارے میں اہم تعلیمات دی گئی ہیں، اسلامی تعلیمات میں دنیا بھر میں پائے جانے والے عوام الناس کے لیے نباتات کے حوالے سے لائحہ عمل پایا جاتا ہے۔اس سادہ اسلامی اصول پر چل کر موسمیاتی تبدیلی جیسے مسائل سے نپٹا جا سکتا ہے قدرتی وسائل کے تحفظ کے لئے دنیا بھر میں مختلف قسم کے ادارے قائم کیے گئے ہیں۔جنگلات کی حفاظت کا اقدام دراصل روئے زمین پر بسنے والے لوگوں کی خیر و بھلائی ہے اس لیے ایسے اداروں کی مدد کرنا مستحسن عمل ہے۔

نتائج:

1. جنگلات اللہ تعالی کے عطا کردہ وہ عطیہ ہیں جن سے انسان و حیوانات آرام و سکون اور فوائد حاصل کرتے ہیں۔
2. روئے زمین کا تقریباً ایک تہائی حصہ جنگلات و نباتات سے چھپا ہوا ہے درخت ماحولیاتی آلودگی کی روک تھام کے لیے اہم حیثیت رکھتے ہیں، موجودہ دور میں انسان و حیوان کو سب سے زیادہ نقصان جنگلات کے کٹاؤ سے ہے، لہٰذا جنگلات کی حفاظت کے لیے تمام افراد کا کردار ادا کرنا ضروری ہے۔
3. اسلام جنگلات کے حفاظت اور اس کے استعمال کے اصول و آداب کے متعلق اخلاقی اصولوں پر مشتمل دستور العمل پیش کرتا ہے اسلام کا پیش کردہ دستور جدید سائنس سے باہم مربوط ہے۔یہ اسلامی اصول و ضوابط جدید دور کے مسائل کی روک تھام کے لیے راہنمائی کرتے ہیں۔
4. شریعتِ اسلامیہ نے بار بار اس اہم اصول کی طرف توجّہ دلائی ہے کہ جنگلات و نباتات کے تحفّظ کی خاطر گورنمنٹ اور عالمی اداروں سے باہمی تعاون کیا جائے کیونکہ اس میں عوام الناس کی بھلائی ہے۔نباتاتی وسائل کا تحفّظ اور ان کو معتدل طریقہ سے استعمال کرنا، بلا ضرورت اور بلا وجہ ان کے کٹاؤ کا تدارک کرنا پوری قوم کی دینی اور قومی ذمّہ داری ہے۔
5. فضائی آلودگی میں اضافہ کی ایک اہم وجہ درختوں کی کٹائی اور جنگلات کا خاتمہ ہے اس لیے فضائی آلودگی سے بچنے کے لیے بڑے پیمانے پر شجر کاری کی مہم کا اہم اقدام کیا جانا چاہیے۔

سفارشات:

1. گورنمنٹ کو چاہیے کہ ماحولیاتی آلودگی کا سبب بننے والے افراد اور کرّہ ارض کی قدرتی خوبصورتی اور زیب و زینت کو بگاڑنے والوں کے خلاف بلا امتیاز کاروائی کو یقینی بنا جائے تاکہ ملک میں فضائی آلودگی میں نمایاں طور پر کمی کی جا سکے۔

2. اسلامی تعلیمات کو جنگلات و نباتات کے تحفّظ کے بارے میں سوشل میڈیا، نصابِ تعلیم، مختلف سطح کے سیمینارز، آرٹیکلز اور خطباتِ جمعہ کی وساطت سے معاشرے میں عام کیا جائے۔
3. ملکی سطح پر زیادہ سے زیادہ درختوں اور پودوں کو لگانے کا لائحہ عمل ترتیب دیا جائے۔
4. اسلامی منشور میں جنگلات کے تحفّظ اور ترغیب کے اصول و آداب اور جدید سائنسی اصول و آداب میں کافی حد تک مطابقت پائی جاتی ہے، اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ نباتاتی وسائل کے استعمال میں اسلامی قواعد وضوابط پر عمل کو یقینی بنایا جائے۔

ملک و قوم کی ترقی، خوشحالی اور صحت کے لئے ہر شہر، گاؤں اور ہر علاقے میں درخت اور پودے لگائے جائیں حتیٰ کہ گھروں، راستوں اور سڑکوں پر شجرکاری کے اقدامات کیے جائیں اور فضائی ماحولیات سے متعلقہ اداروں کو مزید وسعت دی جائے اور پھیلایا جائے۔

حوالہ جات وحواشی:

[1] فیروز الدین، مولوی، فیروز اللغات اردو جامع، ص474، فیروز سنز لمیٹڈ، لاہور

Ferozuddin, Moulvi, Feroz-ul-Lughat Urdu, P: 474, Feroz Sons Limited, Lahore.

[2] https://www.express.pk/story/2069193/shjr-kary-aslamy-talymat-ky-rwshny-myn-2069193/

[3] عمری، جلال الدین، اسلام میں خدمتِ خلق کا تصوّر، اسلامک ریسرچ اکیڈمی کراچی، دسمبر 2005ء، ص125

Meri, Jalaluddin, The Concept of Service to Humanity in Islam, Islamic Research Academy Karachi, December 2005, p. 125.

[4] الانعام: 99

Al-An'am: 99

[5] عطاری، محمد قاسم، مفتی، کنز العرفان فی ترجمہ القرآن، س 9 اپریل 2022، پبلشر مکتبۃ المدینہ، کراچی

Attari, Muhammad Qasim, Mufti, Kanz-ul-Irfan fi Tarjumah-ul-Quran, 9th April 2022, Publisher: Maktaba-tul-Madina, Karachi.

[6] النحل: 11،10

An-Nahl: 10, 11

[7] الازہری، محمد کرم شاہ، پیر، ضیاء القرآن، ص559، ضیاء القرآن پبلیکشنز، لاہور

Azhari, Muhammad Karam Shah, Pir, Zia-ul-Quran, p. 559, Zia-ul-Quran Publications, Lahore.

[8] البقرہ: 205

Al-Baqarah: 205

[9] الازہری، محمد کرم شاہ، پیر، ضیاء القرآن، ج1، ص140، ضیاء القرآن پبلیکشنز، لاہور

Azhari, Muhammad Karam Shah, Pir, Zia-ul-Quran, Vol. 1, p. 140, Zia-ul-Quran Publications, Lahore.

[10] علامہ حافظ ابنِ کثیر، تفسیر ابنِ کثیر، مؤسسہ قرطبہ، قاہرہ، ج2، ص271

Allama Hafiz Ibn Kathir, Tafseer Ibn Kathir, Maktaba Qurtuba, Cairo, Vol. 2, p. 271.

[11] مراۃ العقول فی شرح اخبار آل الرسول، مجلسی، محمد باقر بن محمد تقی، ج18، ص355، دار الکتب الاسلامیہ، تہران

Mirat al-Uqul fi Sharh Akhbar Ahl al-Rasul, Majlisi, Muhammad Baqir bin Muhammad Taqi, Vol. 18, p. 355, Dar al-Kutub al-Islamiyyah, Tehran.

[12] ابن خلدون، علامہ، ولی الدین، تاریخ ابن خلدون، دارالفکر، بیروت، 1408ھ، ج2، ص489

Ibn Khaldun, Allama Waliuddin, Tarikh Ibn Khaldun, Dar al-Fikr, Beirut, 1408 AH, Vol. 2, p. 489.

[13] چیمہ، عبدالمنان، قدرتی وسائل اور ان کا استعمال، ص473، س2023، طبع دوم، ایشین ریسرچ انڈیکس، اسلام آباد

Cheema, Abdul Manan, Qudrati Wasail Aur Un Ka Istamal, p. 473, 2023, 2nd Edition, Asian Research Index, Islamabad.

[14] ڈاکٹر زیب النساء سرویا، شجرکاری کی اہمیت، بحوالہ ماہنامہ دخترانِ اسلام، اگست 2021ء

Dr. Zeeb-un-Nisa Saroya, The Importance of Tree Plantation, cited in Monthly Dukhtaran-e-Islam, August 2021.

[15] امام مالک، مؤطا امام مالک، کتاب الجہاد، ، دار احیاء التراث العربی، بیروت

Imam Malik, Muwatta Imam Malik, Kitab al-Jihad, Dar Ihya al-Turath al-Arabi, Beirut.

[16] الکھف: 07

Al-Kahf: 07

[17] الازہری، محمد کرم شاہ، پیر، ضیاء القرآن، ج3، ص11، ضیاء القرآن پبلیکشنز، لاہور

Azhari, Muhammad Karam Shah, Pir, Zia-ul-Quran, Vol. 3, p. 11, Zia-ul-Quran Publications, Lahore.

[18] محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح البخاری، مکتبہ الملک الفہد، ریاض، ص728

Muhammad bin Ismail Bukhari, Sahih al-Bukhari, Maktabah al-Malik Fahd, Riyadh, p. 728.

[19] احمد بن محمد بن حنبل، مسند امام احمد بن حنبل، مکتبہ رحمانیہ، لاہور ج4

Ahmad bin Muhammad bin Hanbal, Musnad Imam Ahmad bin Hanbal, Maktabah Rahmaniyyah, Lahore, Vol. 4.

[20] مسلم بن حجاج، مسلم شریف، دار الطیبہ للنشر والتوزیع، ریاض، ص558

Muslim bin Hajjaj, Sahih Muslim, Dar al-Tayyibah for Publishing and Distribution, Riyadh, p. 558.

[21] محمد بن عیسیٰ، جامع ترمذی، مطبوعہ، مصطفیٰ البابی الحلبی واولادہ، بیروت

Muhammad bin Isa, Jami' at-Tirmidhi, Mustafa al-Babi al-Halabi & Sons, Beirut.

[22] محمد بن اسماعیل بخاری، بخاری شریف، کتاب المساقاۃ والمزارعۃ، مکتبہ الملک الفہد، ریاض، ص729

Muhammad bin Ismail Bukhari, Sahih Bukhari, Kitab al-Musaqah wa al-Muzara'ah, Maktabah al-Malik Fahd, Riyadh, p. 729.

[23] امام احمد بن حنبل، مسند احمد، مکتبہ احمانیہ، لاہور ج4، ص61

Imam Ahmad bin Hanbal, Musnad Ahmad, Maktabah Rahmaniyyah, Lahore, Vol. 4, p. 61.

[24] مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، دار الطیبہ للنشر والتوزیع، ریاض

Muslim bin Hajjaj, Sahih Muslim, Dar al-Tayyibah for Publishing and Distribution, Riyadh.

[25] علی بن ابو بکر الہیثمی، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، فار الفکر، بیروت، لبنان، ج4، ص68

Ali bin Abu Bakr al-Haythami, Majma' al-Zawa'id wa Manba' al-Fawa'id, Dar al-Fikr, Beirut, Lebanon, Vol. 4, p. 68.

[26] علامہ طاہر بن عبدالرشید بخاری۔ خلاصۃ الفتاویٰ، مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ، کوئٹہ، ج3، ص4

Allama Tahir bin Abdul Rashid Bukhari, Khulasat al-Fatawa, Maktabah Rashidiyyah, Sarki Road, Quetta, Vol. 3, p. 4.

[27] شیبانی، ابوعبداللہ، احمد بن محمد حنبل، مسند احمد، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، لبنان، ج3، ص184،183

Shaybani, Abu Abdullah, Ahmad bin Muhammad Hanbal, Musnad Ahmad, Maktabah al-Risalah, Beirut, Lebanon, Vol. 3, pp. 183-184.

[28] احمد بن محمد بن حنبل، مسند احمد، رقم الحدیث 14271

Ahmad bin Muhammad bin Hanbal, Musnad Ahmad, Hadith No. 14271.

[29] Abu bakar ahmad bakadar, Islamic principales for the conservationof the natural environment, p,96

[30] محمد بن عیسیٰ، سنن ترمذی، باب ماذکر فی احیاارض الموات، رقم الحدیث، 1382

Muhammad bin Isa, Sunan Tirmidhi, Bab ma dhukira fi Ihya' Ardh al-Mawat, Hadith No. 1382.

[31] Khalid Farooq Akbar, policies and strategies for succeful implementation of employment_ generating programs in renewable energies, biotechnology, agriculture, environment and ICT s, p.157

[32] چیمہ، عبدالمنان، قدرتی وسائل اور ان کا استعمال، ص 473، س 2023، طبع دوم، ایشین ریسرچ انڈیکس، اسلام آباد

Cheema, Abdul Manan, Qudrati Wasail Aur Un Ka Istamal, p. 473, 2023, 2nd Edition, Asian Research Index, Islamabad.

[33] مصطفیٰ بن عبداللہ، کشف الظنون، مکتبہ المثنی، بغداد، ج 1، ص 534

Mustafa bin Abdullah, Kashf al-Zunoon, Maktabah al-Mathani, Baghdad, Vol. 1, p. 534.

[34] ماہنامہ معارف (انڈیا)، جولائی، 2018، ص 75

Monthly Ma'arif (India), July 2018, p. 75.